جلد ۲۶ | مورخہ ۴ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۵ فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالٰی کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے جسم پر خرابی خون کی وجہ سے پھنسیاں نکل آئی ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کی طبیعت ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

آج خلیفہ صلاح الدین صاحب خلف حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کے ہاں لڑکا۔ اور بابو محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ اے ابن مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالٰی مبارک کرے ؛

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی دل محمد صاحب کو کریم پور ضلع جالندھر بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک عملی حالت درست نہ ہو اللہ تعالٰی کبھی راضی نہیں ہوتا

"میں کئی بار ظاہر کر چکا ہوں۔ کہ تمہیں صرف اتنے پر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں۔ جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالٰی صرف زبانی قیل و قال سے کبھی راضی نہیں ہوتا۔ اور نہ نری زبانی باتوں سے کوئی خوبی انسان کے اندر پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔ کچھ بھی نہیں بنتا۔ یہودیوں پر بھی ایک زمانہ ایسا آیا تھا۔ کہ ان میں نری زبان درازی ہی رہ گئی تھی۔ اور انہوں نے صرف زبان کی باتوں پر ہی کفایت کر لی تھی۔ زبان سے تو وہ بہت کچھ کہتے تھے۔ مگر دل میں طرح طرح کے گندے خیالات اور زہریلے مواد بھرے ہوئے تھے۔ یہی وجہ تھی جو اللہ تعالٰی نے اس قوم پر طرح طرح کے عذاب نازل کئے اور ان کو مختلف مصیبتوں میں ڈالا اور ذلیل کیا۔ یہاں تک کہ انہیں سور اور بندر بنایا۔ اب غور کا مقام ہے۔ کیا وہ تورات کو نہیں مانتے تھے وہ ضرور مانتے تھے۔ اور نبیوں کے بھی ماننے والے تھے۔ مگر اللہ تعالٰی نے اتنی ہی بات کو پسند نہ کیا۔ کہ وہ نرے زبان سے ماننے والے ہوں۔ اور ان کے دل زبان سے متفق نہ ہوں ؛

خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص زبان سے کہتا ہے۔ کہ میں خدا کو وحدہٗ لا شریک مانتا ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتا ہوں۔ اور ایسا ہی اور ایمانی امور کا قائل ہوں۔ لیکن اگر یہ اقرار صرف زبان ہی تک ہے۔ اور دل معترف نہیں۔ تو یہ زبانی باتیں ہونگی۔ اور نجات اس سے نہیں مل سکے گی۔ جب تک انسان کا دل ایمان نہ لائے۔ اور اس کا ایمان لانا یہی ہوگا۔ کہ وہ عملی حالت میں ان امور کو ظاہر کر دے۔ اس وقت تک کوئی بات نہیں بنتی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اصل مراد تب ہی حاصل ہوتی ہے۔ جب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خدا کی طرف متوجہ ہو۔ اور دنیا اور [illegible] دنیا پر نہ [illegible] ؛ (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء)

نظارت بیت المال کی طرف سے بیرونی جماعتوں میں تشخیص آمد کے فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ عہدہ داران جلد پُر کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں ؛

مجاہد پولینڈ سے حکومت کا ناروا سلوک

چودہری حاجی احمد خان صاحب ایاز مجاہد پولینڈ کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۸ء کو حکومت پولینڈ نے عیسائیوں اور بعض مسلمانوں کی شکایات کی بنا پر انہیں اپنے ملک سے نکال دیا ہے۔ انکو فی الحال علاقہ جرمن میں کام کرنے کی ہدائت دے دی گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں اعلائے کلمۂ اسلام میں کامیابی عطا فرمائے ؛

انچارج تحریک جدید قادیان

چندہ تحریک جدید کے وعدوں میں اب بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے

تحریک جدید سال چہارم کے وعدوں کی آخری تاریخ اگرچہ گزر چکی ہے۔ مگر ہر وعدہ کرنے والا مخلص جو اپنے پہلے وعدہ میں اضافہ کرنا چاہے اب بھی کر سکتا ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ارادہ سے فی الفور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اطلاع دے دے۔ کیونکہ وعدوں میں اضافہ کرنے والوں کے لئے ۳۱ جنوری کی تاریخ کی کوئی قید نہیں ہے

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

قربانی کی کھالوں اور عید فنڈ کی فراہمی کیطرف توجہ کی ضرورت

مرکز کی طرف سے کھال قربانی اور عید فنڈ کی فراہمی کے لئے جماعتوں کو تحریک بھجوائی جا چکی ہے۔ عہدہ داران جماعت کو ایک دفعہ پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ عید اضحیٰ انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۳۸ء بروز جمعۃ المبارک ہوگی۔ کیونکہ یکم فروری ۱۹۳۸ء کو قادیان میں ذوالحج کا ہلال دیکھا گیا ہے۔ اب اس تقریب سعید میں وقت تھوڑا ہے۔ لہذا عہدہ داران جماعت کھال قربانی اور عید فنڈ کی فراہمی کا تسلی بخش انتظام فرمائیں۔ بعض وقت تھوڑی سی غفلت سے نقصان ہو جاتا ہے۔ کھالوں کے جمع اور فروخت کرنے کا معقول انتظام کیا جائے۔ اور عید فنڈ کی وصولی بھی عید سے قبل لوگوں کے گھروں پر جا کر کی جائے۔ اور حتی الوسع ہر کمانے والے سے ایک روپیہ کے حساب سے وصول کیا جائے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوتا رہا ہے۔ سوائے ایسے لوگوں کے جو غیر مستطیع ہوں۔ اور اس شرح سے یہ چندہ نہ دے سکتے ہوں۔ ان سے جس قدر توفیق ہو قبول کر لیا جائے۔ الغرض کوشش ایسی ہو۔ کہ کوئی شخص بھی چندہ سے مستثنےٰ نہ رہے ؛

ناظر بیت المال قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲ فروری ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	نمبر	نام
۱۲۰	چودہری چراغدین صاحب ضلع شیخوپورہ	۱۲۶	مسماۃ صغراں بیگم صاحبہ ضلع شیخوپورہ
۱۲۱	مستری نور محمد صاحب جموں	۱۲۷	سید اسحٰق صاحب شیموگہ
۱۲۲	شہاب الدین صاحب "	۱۲۸	میر محی الدین صاحب ریاست میسور
۱۲۳	ڈاکٹر چودہری خورشید احمد صاحب منٹگمری	۱۲۹	شیر علی حسن صاحب بمبئی
۱۲۴	مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ "	۱۳۰	ایک صاحب کراچی
۱۲۵	رحمت علی صاحب ضلع گورداسپور		

مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے متعلق اعلان

حسب ہدائت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس انشاء اللہ ۱۵ اپریل ۳۸ء بعد نماز جمعہ سے شروع ہو کر ۱۷ اپریل ۳۸ء کی دوپہر تک جاری رہے گا۔ ضروری ہے کہ اس اعلان کی آخری تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کر کے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر ہذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں۔ یہ بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کے لئے سکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں۔ اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ تو اس وقت بھی ایک نقل اس تصدیق کی اپنے ہمراہ لائیں ؛

نوٹ۔ جماعت کے امراء بحیثیت امیر ہونے کے کسی مزید انتخاب کے بغیر مجلس مشاورت کے لئے اپنی جماعت کی طرف سے نمائندہ ہو سکتے ہیں ؛

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی

احباب جماعت سے ضروری درخواست

اس وقت نظارت ہذا میں متعدد بیکار دوستوں کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ جو چاہتے ہیں کہ انہیں کسی نہ کسی کام پر لگایا جائے۔ نظارت ہذا بیکار دوستوں کو کام پر لگانے کے لئے کوشش کرتی رہتی ہے۔ لیکن یہ کام اتنا وسیع ہے۔ کہ جب تک ایسے تمام دوست جو اس سلسلہ میں ہماری امداد کر سکتے ہیں۔ پورے طور پر تعاون نہ کریں۔ یہ کام خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ مجھے امید ہے کہ جن دوستوں نے پہلے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ وہ اب اس معاملہ میں نظارت ہذا سے تعاون فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں گے اس وقت کئی گریجوایٹ۔ موٹر ڈرائیور۔ باورچی اور ڈسپنسر کی لیاقت کے دوست بیکار ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۴ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ

خطبہ جمعہ

اگر دنیا کے قلوب کو فتح کرنا چاہتے ہو

تو اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اسلام کی عملی تعلیم کا پورا پورا پابند بناؤ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۸ ۔ جنوری ۱۹۳۸ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قوموں کی ترقی

کے لئے قومی جد وجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ کوئی ایک یا دو آدمی مل کر یہ کام نہیں کر سکتے۔ کیونکہ افراد کے اخلاق کی حفاظت قومی اخلاق سے ہوتی ہے۔ اگر قومی طور پر اخلاق درست نہ ہوں۔ تو صرف چند لوگ ہی جو علیحدگی اور خلوت میں زندگیاں بسر کریں۔ اپنے اخلاق کو بچا سکتے ہیں۔ دوسرے نہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب قومی طور پر اخلاق میں بگاڑ پیدا ہو۔ تو شہروں اور بستیوں کو چھوڑ کر پہاڑوں اور جنگلوں میں چلے جاؤ۔ اور وہیں زندگی بسر کرو۔ اس کے معنے یہی ہیں۔ کہ

جب قومی اخلاق بگڑ جائیں

تو افراد کے اخلاق درست نہیں رہ سکتے اول تو ارد گرد کے حالات کے اثر کی وجہ سے انسان کی طبیعت میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اگر انسان اپنے اخلاق کو بیرونی اثرات سے بچا بھی لے۔ تو اس کے بیوی بچوں کے اخلاق تو بوجہ کمئ علم یا کم عمری کی وجہ سے ضرور ہی خراب ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے حالات میں چونکہ خطرہ ہوتا ہے۔ کہ

نیکی کا بیج

ہی ختم نہ ہو جائے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بستیوں اور شہروں کو چھوڑ کر کسی علیحدہ جگہ میں بیٹھ جاؤ۔ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ حالانکہ عام حالات میں آپ نے لوگوں سے ملنے جلنے اور باہم تعلقات رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ مگر قومی اخلاق میں بگاڑ پیدا ہونے کی صورت میں

خلوت کی زندگی بسر کرنے کی تلقین

فرمائی ہے۔ اور ایسے ہی موقعہ کے لئے یہ حکم ہے۔ کہ لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم۔ جب خرابی عام ہو جائے تو انسان کو اپنے ایمان کے بچانے کی فکر کرنی چاہیئے۔ اس وقت اپنے ایمان کا بچانا ہی مقدم ہوتا ہے۔ کیونکہ عام خرابیوں کو اللہ تعالےٰ کے انبیاء اور مامورین ہی دُور کر سکتے ہیں۔ اگر

عام خرابی کی اصلاح

کی افراد کوشش کریں۔ تو اس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہ ہوگا۔ کہ وہ خود بھی ڈوب جائیں۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کبھی ایسا وقت آئے۔ تو تم علیحدہ رہ کر اپنا ایمان بچاؤ۔ پس

قومی اخلاق کی درستی

ایک ایسی چیز ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر قوم میں جھوٹ عام ہو۔ تو انسان خود خواہ کتنا ہی سچا کیوں نہ ہو۔ اور وہ اس عام خرابی سے اپنے آپ کو کتنا ہی کیوں نہ بچائے۔ اس کی اولاد ضرور جھوٹ بولنے لگ جائے گی۔ کیونکہ بچے اپنے ساتھ کھیلنے والوں سے اخلاق سیکھتے ہیں۔ انہیں عمر اور تربیت کے لحاظ سے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے سے تو روکا نہیں جا سکتا۔ اگر انہیں گھروں میں بند کر کے رکھا جائے تو وہ سِل کا شکار ہو جائیں گے۔ اور اگر آزادی دی جائے۔ تو اخلاق خراب ہونگے۔ گویا دونوں صورتوں میں خاندان کی موت ہی موت ہے۔ پس ایسی کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ قومی اخلاق کی درستی کے لئے کوشش کر کے انہیں بچایا جائے۔ اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب

ہر ماں اور ہر باپ اپنی ذمہ واری کو سمجھے

لیکن اگر یہ خیال کر لیا جائے۔ کہ ہماری اولاد کی ذمہ واری ناظر تعلیم و تربیت پر ہے تو ایسی قوم آج بھی ڈوبی۔ اور کل بھی ڈوبی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ یعنی تم میں سے ہر شخص نگران ہے۔ اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

اور اس کی تشریح آپ نے یُوں فرمائی۔ کہ گھر کا مالک راعی ہے۔ اور اس سے بیوی بچوں کے متعلق اس سے سوال کیا جائے گا۔ پس قومی اخلاق کی درستی کے لئے ہر فرد کا اس حیثیت کو اچھی طرح سمجھ لینا کہ وہ راعی ہے۔ اور اس کی رعیت کے متعلق اس سے سوال کیا جائے گا۔ بہت ضروری ہے۔ اور تمام افراد کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم دنیا کے سامنے ایسی پود اور ایسی نسل پیش کریں جو سچائی اور دیانت کی پابند اور محنت سے کام کرنے والی ہو۔ اور جو شخص یہ احساس رکھتا ہے۔ وہ ایسا سامان مہیا کرتا ہے۔ کہ جس سے اخلاق درست ہو کر آئندہ نسلوں کی تربیت صحیح رنگ میں ہو سکے ؛

تحریک جدید کے دوسرے دَور کے متعلق

میں نے جو یہ کہا ہے۔ کہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ دنیا میں اسلامی اخلاق قائم کر سکیں۔ یہ بات بھی اسی کا ایک حصہ ہے۔ میں نے پچھلے سال بعض خطبات بیان کئے تھے۔ جن میں بتایا تھا۔ کہ زبانی دعوؤں سے ہم دنیا کو مرعوب نہیں کر سکتے۔ یہ کام عمل سے ہی ہو سکتا ہے۔ عقائد کے لحاظ سے ہم نے دنیا میں غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ مگر عملی لحاظ سے ابھی ایسا نہیں کر سکے پس ہمیں سوچنا چاہیئے کہ ابھی تک ہم ایسا کیوں نہیں کر سکے۔ اسکی ایک وجہ یہی ہے۔ کہ ایمان سے عادت کا گہرا تعلق نہیں ہوتا۔ مگر عمل سے ہوتا ہے مثلاً حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی موت کا مسئلہ ہے۔ اس سے عادت کا کوئی تعلق نہیں۔ جس دن کسی شخص کے دماغ میں یہ بات آ جائے۔ کہ آپ فوت ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد اس پر عادت کے حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا کیونکہ

خیالات کا تعلق عادت سے

بہت ہی کم ہوتا ہے۔ اور جب خیال کی اصلاح ہو جائے۔ تو عادت خود بخود پیچھا چھوڑ دیتی ہے۔ مگر عمل کے ساتھ عادت کا بہت گہرا تعلق ہے۔ اس لئے صرف عقائد کی اصلاح سے اعمال کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ ایک کمزور احمدی سے بھی جب کوئی غیر احمدی پوچھتا ہے۔ کہ سناؤ جی حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے یا زندہ ہیں تو وُہ یہی جواب دیتا ہے۔ کہ فوت ہو گئے ہیں جب کسی درمیانہ درجہ کے احمدی سے یہ سوال کرتا ہے۔ تو وُہ بھی یہی جواب دیتا ہے۔ کسی اعلےٰ درجہ کے احمدی سے سوال کرتا ہے۔ تو وہ بھی یہی جواب دیتا ہے کسی جاہل احمدی سے پوچھتا ہے تو وہ بھی یہی کہتا ہے۔ اور کسی عالم سے پوچھتا ہے تو وہ بھی یہی بات قرآن کریم اور حدیث کی رُو سے سمجھاتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ مگر جب سچ کے بارہ میں وُہ ایک احمدی سے ملتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کیوں جی سچ بولنا چاہیئے۔ تو وُہ کہتا ہے۔ ہاں ضرور چاہیئے۔ خواہ کچھ ہو۔ سچ بولنا ضروری ہے۔ پھر وُہ کسی دوسرے احمدی سے ملتا اور پوچھتا ہے۔ تو وُہ کہہ دیتا ہے۔ کہ ہاں سچ بولنا تو چاہیئے۔ مگر ہمارے جیسے کمزوروں سے کہاں بولا جاتا ہے۔ پھر وُہ کسی تیسرے احمدی سے ملتا اور یہی سوال کرتا ہے۔ تو وہ کہہ دیتا ہے۔ کہ جی کہتے تو ہیں کہ سچ بولنا چاہیئے۔ مگر ہمیشہ سچ بولنے سے بھلا گزارہ ہو سکتا ہے۔ پھر وہ ایک اور سے ملتا ہے۔ تو وُہ بات شروع کرنے سے بھی پہلے کہتا ہے۔ کہ تم میری خاطر یہ جھوٹ بول دو۔ اور یہ کہو۔ اور یہ گواہی دو۔ تو اس پر لازماً یہی اثر ہو گا۔ کہ جس بات پر یہ خود عملی طور پر قائم نہیں ہیں۔ اس کے صحیح ہونے کا میں کیسے یقین کر لوں۔ اور وُہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ جو کہتا ہے۔

ہر حال میں سچ بولنا چاہیئے

اس کی بات کے صحیح ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اور میں اس کی بات کو مان کر کیوں نقصان اٹھاؤں۔ جبکہ دوسرے لوگ اس کے خلاف رائے رکھتے ہیں۔ اس لئے اس کی بات کا بھی جس نے ہر حال میں اُسے سچ بولنے کی نصیحت کی۔ اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ دیکھ لو عقائد کے بارہ میں جن باتوں پر ہماری جماعت مضبوطی سے قائم ہے۔ ان میں ہمارے مقابل پر دوسرے لوگ بالکل گر گئے ہیں۔ لیکن جن باتوں میں ہمارے علماء نے اختلاف کیا ہے۔ وہ غیروں میں پھیل نہیں سکیں انہوں نے تو یہ سمجھا۔ کہ ہم نے جدت پیدا کی۔ نئی بات نکالی ہے۔ مگر یہ نہیں سوچا۔ کہ اس جدت سے انہوں نے

احمدیت کی شوکت

کو نقصان پہونچایا ہے۔ اور ان کی اس جدت کی وجہ سے وہ بات غیروں میں پھیل نہیں سکی۔ لیکن جن باتوں میں وہ متفق رہے ہیں۔ وہ خوب پھیلی ہیں اور ایسی پھیلی ہیں۔ کہ دشمنوں نے بھی ان کی مضبوطی کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور گو وُہ مخالفین کے ڈر کی وجہ سے انہیں علی الاعلان نہ مانیں۔ مگر اپنی پرائیویٹ مجالس میں وہ اکثر ان کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ مجھے ایک دوست نے جو اب مخلص احمدی ہیں جب وُہ ابھی غیر احمدی تھے سنایا تھا۔ کہ ایک دفعہ وہ

صاحبزادہ سر عبد القیوم صاحب

کے پاس جو صوبہ سرحد میں پہلے وزیر اعظم تھے۔ اور حال میں فوت ہوئے ہیں۔ بیٹھے تھے۔ تو سر موصوف نے کہا۔ کہ مرزا صاحب اپنے آپکو نبی کہتے ہیں۔ اس لئے ان کی بات تسلیم نہیں کی جا سکتی۔ اگر وہ اپنے آپ کو مجدد منوائیں تو ماننے کو تیار ہیں۔ اس دوست نے جو خود بھی ایک بڑے عہدہ پر ہیں۔ اور انجنیئر ہیں سنایا کہ میں نے ان سے کہا کہ واہ صاحبزادہ صاحب آپ یہ بات کیا کرتے ہیں۔ میں تو مرزا صاحب کو اگر نہیں مانتا تو اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص آ ہی نہیں سکتا۔ قرآن کریم کے بعد ہمیں کسی اور الہام کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی شخص آ سکتا ہے۔ تو پھر یہ اعتراض کیسا بے معنی ہے۔ کہ وہ نبی ہے یا کیا ہے خدا تعالےٰ جس کو بھیجے گا۔ اس کا عہدہ وہ مقرر کرے گا۔ یا ہم کریں گے۔

جب انہوں نے یہ واقعہ مجھے سنایا اس وقت تک وہ غیر احمدی ہی تھے۔ اور اپنے عقائد پر پختہ تھے۔ لیکن اس کے کچھ عرصہ بعد اللہ تعالےٰ نے ان کا دل کھول دیا۔ اور وُہ احمدی ہو گئے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں ؛

اب دیکھو وہ جس نتیجہ پر پہنچے وہ وُہ نہیں تھا جس پر شروع میں غیر احمدی پہونچے تھے۔ یہ تغیر ان کے اندر درحقیقت اس مخفی اثر سے پیدا ہوا۔ جو احمدیوں کے دلائل کی وجہ سے تعلیم یافتہ مسلمانوں میں پیدا ہو رہا تھا۔ اور روز بروز پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عام طور پر نبوت کے مسئلہ میں ہی ہماری مخالفت زیادہ ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ تعلیم یافتہ طبقہ میں یہ خیال بھی پیدا ہو رہا ہے۔ بلکہ اس طبقہ کی

مخالفت کی بنیاد

ہی اب یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی آ ہی نہیں آ سکتا۔ کیونکہ اگر کوئی آ سکتا ہے تو وُہ نبی بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ کہتے ہیں۔ کہ کوئی آ ہی نہیں سکتا۔ مامور و مجدد یا نبی کا کوئی سوال ہی نہیں۔ ہم کسی کی آمد کو بھی تسلیم نہیں کرتے! اور حقیقتاً عقلی طور پر بھی ایک پہلو ہے۔ جو ان کے بچاؤ کا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی کہے کہ مرزا صاحب کا

نبوت کا دعویٰ

غلط ہے۔ وُہ مجدد ہو سکتے ہیں۔ تو ہمارے

طرف سے جھٹ یہ جواب دیا جاتا ہے۔ کہ کیا مجدد بھی جھوٹ بول سکتا ہے۔ اس پر ساری مجلس ہنس پڑتی ہے۔ کہ اس نے کیسی پاگل پن کی بات کی۔ کیونکہ اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ کوئی آسکتا ہے تو پھر یہ کہنا۔ کہ جو آیا ہے۔ اس کا نبوت کا دعوے غلط ہے۔ ایک بے ہودہ بات ہے۔ کیونکہ جو آئے گا۔ وُہ ضرور سچ بولے گا۔ اگر کوئی شخص یہ مان لے کہ حضرت مرزا صاحب خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ تو پھر آپ جو دعوےٰ کریں۔ وُہ ماننا پڑے گا۔ جب حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ”فتح اسلام“ اور ”توضیح مرام“ کتابیں لکھیں۔ تو

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ

کا کوئی دوست ان میں سے کسی کتاب کا کوئی پرُوف لے گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اب نور الدین مرزا صاحب کو چھوڑ دیگا کیونکہ اور تو خواہ کچھ ہو۔ اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہت محبت ہے۔ اور مرزا صاحب نے اس میں نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ جب یہ کتاب میں نے سامنے رکھی۔ وُہ فوراً مرزا صاحب کو چھوڑ دے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ وُہ شخص ایک جتھا بنا کر میرے پاس آیا۔ سب لوگ بیٹھ گئے۔ میں نے بھی سمجھا۔ کہ آج کوئی خاص بات ہے۔ جو یہ سب لوگ اکٹھے ہو کر آئے ہیں۔ آخر اس نے

جیب سے کاغذ نکالا

اور کہا۔ کہ آپ جو مرزا صاحب کو مانتے ہیں تو اسی لئے نہ۔ کہ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تابع ہیں۔ لیکن اگر وُہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف کوئی بات کہیں۔ مثلاً یہ کہیں۔ کہ وُہ نبی ہیں۔ تو پھر تو آپ ان کو نہیں مانیں گے۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ نہیں میں نے مرزا صاحب کو خدا تعالےٰ کی طرف سے مانا ہے۔ اگر وُہ کوئی ایسی بات کہیں گے۔ جو میرے پہلے عقیدہ کے خلاف ہے۔ تو میں یہ سمجھوں گا۔ کہ میرا پہلا عقیدہ غلط تھا۔ اور جو بات مرزا صاحب کہتے ہیں۔ وُہ درست ہے جب میں نے یہ مان لیا۔ کہ مرزا صاحب خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ تو پھر ان کا حق ہے۔ کہ وُہ اپنے عقائد مجھ سے منوائیں۔ میرا حق نہیں۔ کہ میں ان کو اپنے عقائد کے تابع کروں۔ اس پر وُہ شخص مایُوس ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بولا۔ کہ بس جی چلو۔ مولوی صاحب بہت آگے نکل چکے ہیں۔ اور ان کی اصلاح نہیں ہوسکتی ؛

حق یہی ہے۔ کہ جب یہ مان لیا جائے کہ کوئی شخص واقعی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ تو پھر وُہ جو بھی کہے۔ اسے ماننا پڑے گا۔ اور جسے خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی بات کے کہنے کا حق نہ ہو۔ اس کی چھوٹی سی چھوٹی بات کا بھی موازنہ کیا جائے گا۔

اصل سوال

یہی ہے۔ کہ جو شخص کھڑا ہے۔ اسے اللہ تعالےٰ نے کیا پوزیشن دی ہے۔ اگر تو یہ پوزیشن ہے۔ کہ اس کی ہر بات مانی جائے۔ تو پھر ہر بات ماننی پڑے گی۔ اگر یہ ہے۔ کہ ایک خاص دائرہ میں اس کی بات ماننی چاہیئے۔ تو پھر اس دائرہ میں اس کی بات ماننی پڑیگی اور اگر یہ ہے۔ کہ اس کی کسی بات کا ماننا بھی ہمارے لئے ضروری نہیں۔ تو پھر اس کی جس بات کو عقلِ سلیم تسلیم کرے گی۔ وُہ ہم مانیں گے۔ باقی کو رد کر دیں گے ؛

غرض اب

تعلیم یافتہ طبقہ غیر احمدیوں کا

یہ سمجھتا جا رہا ہے۔ کہ نبوّت کا مسئلہ اپنی ذات میں اہم مسئلہ نہیں۔ اور وُہ اس میں اپنی کمزوری کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ اور ان کو یہ احساس ہو رہا ہے۔ کہ ہم جو عقائد پیش کرتے ہیں۔ انہیں خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور اس لئے وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے جواب کے لئے انہیں اب اپنے پہلے مقام کو بدلنا چاہیئے۔ مگر

عمل کے میدان میں

ابھی یہ بات ہمیں حاصل نہیں ہوسکی۔ اور اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ عقائد میں ہمارا ہر شخص خواہ وُہ مضبوط ہو۔ یا کمزور۔ جاہل ہو۔ یا عالم۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ بوڑھا ہو یا جوان یا بچہ۔ مرد ہو یا عورت۔ سب ایک ہی بات کہتے ہیں۔ مگر عملی باتوں میں اگر دُوسرے لوگ دیکھتے ہیں۔ کہ سب ایک جیسے نہیں ہیں۔ لڑکیوں کو ورثہ میں حصہ دینے کا سُوال آتا ہے۔ تو ہم میں سے بعض کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم لڑکیوں کو حصہ دے کر اپنی زمینیں خراب کرلیں۔ تو دوسرے شخص پر بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے قرآن کریم کی تعلیم ایسی ہے جس سے نقصان کا اندیشہ ہے۔ یا جب سچ بولنے کا موقعہ آتا ہے۔ تو ایک احمدیؓ کہہ دیتا ہے۔ کہ ”جی سارے اے ہی کہندے ہُندے نے۔ پر کدی سچ نال ہر ویلے گذارہ ہندا اے“ یعنی مونہہ سے تو سچ بولنے کی تاکید ہر کوئی کر دیتا ہے مگر کیا ہمیشہ سچ بولنے سے دُنیا میں گزارہ چل سکتا ہے۔ اس لئے سُننے والا خیال کرتا ہے۔ کہ جو کہتا ہے۔ ضرور سچ بولنا چاہیئے۔ ممکن ہے۔ وُہی غلطی پر ہو۔ میں اس کے پیچھے لگ کر کیوں خواہ مخواہ اپنا نقصان کروں۔ پس شُبہ ہے ایمان اور یقین دوسرے کے دل میں پیدا نہیں ہوسکتا۔ یہ اسی وقت ہوتا ہے۔ جب اپنے دل میں بھی ایمان اور یقین ہو۔ اور جو شخص خود عمل نہیں کرتا۔ اس کے معنے یہی ہیں۔ کہ اس کے دل میں قرآن کریم پر ایمان نہیں ؛

ایک دفعہ ایک آدمی میرے پاس آیا۔ اور سوال کیا۔ کہ

قرآن کریم سے مرزا صاحب کی صداقت

کا کوئی ثبوت پیش کریں۔ ایسے لوگ اکثر آتے رہتے ہیں۔ مگر یہ جس کا میں ذکر کر رہا ہُوں۔ سال دو سال کی بات ہے۔ کہ میرے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ قرآن سے کوئی ثبوت دیں۔ میں نے کہا۔ کہ سارا قرآن ہی آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اس نے کہا۔ کہ آپ کوئی آیت پیش کریں۔ میں نے کہا۔ کہ آپ کوئی آیت لے لیں۔ وُہ کہنے لگا۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ اس سے ثابت کریں۔ میں نے کہا۔ اس سے بھی ثابت ہے۔ اور میں نے اسے بتایا۔ کہ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اس رنگ میں ثابت ہوتی ہے۔ کہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ تھے جو ایمان کا دعوےٰ تو کرتے تھے۔ مگر در اصل وہ مومن نہ تھے۔ اور اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسے لوگ تھے۔ تو اب کیوں نہیں ہوسکتے۔ آپ لوگ یہی کہتے ہیں۔ کہ جب قرآن کریم موجود ہے اور ہم سب ایمان لاچکے ہیں۔ تو اب کسی اور کے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ مونہہ سے کہنے کے باوجود مومن نہیں ہوتے۔ تو یا تو مسلمان قرآن کریم کی اس بات کا انکار کر دیں۔ یا پھر ماننا پڑیگا۔ کہ محض مونہہ سے کہدینے کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور اگر امت محمدیہ اسی طرح بگڑ جائے جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض لوگ تھے۔ تو کیا ایسے لوگوں کے علاج کے لئے کوئی انتظام ہونا چاہیئے۔ یا نہیں۔ اور قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ ایسے لوگ ہونے ہی تھے

پس صاف بات ہے کہ ان کے لئے معالج بھی آتے رہیں گے میں نے جب یہ بات اس سے کہی کہ قرآن کریم کی جو آئت چاہو لے لو۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے تو اس یقین کے ساتھ کہی تھی۔ کہ جب قرآن کریم نبوت کی تائید کرتا ہے۔ تو ضرور اس کی ہر آئت سے نبی کی صداقت ثابت کی جا سکتی ہے۔ اس لئے وہ جو آئت پڑھتا۔ میں اسی سے ثابت کر دیتا۔ وہ اگر ورثہ کی آئت پڑھتا۔ تو بھی میں اسی سے ثابت کر دیتا۔ کیونکہ جو کلام نبوت کی تائید کرے گا۔ اس سے ہر نبی کی صداقت ثابت ہوگی۔ اس لئے میں نے جب یہ بات اس کے سامنے بیان کی۔ تو مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں تھا۔ اور میرے دل میں اس بات کا

پورا پورا یقین

تھا۔ لیکن جب اپنے دل میں یقین نہ ہو۔ تو بڑی سے بڑی بات بھی غیر مفید ہوگی۔ ہماری جماعت میں ایک بڑے مولوی تھے۔ جو عالم تھے مگر بولنے میں وہ کچے تھے۔ میں نے خود بھی ان کو کئی مرتبہ گفتگو کرتے سنا۔ کوئی اعتراض کرتا۔ تو وہ ہنس کر کہہ دیا کرتے تھے۔ کرے ہن اے اعتراض کردتا۔ یعنی لو اب یہ اعتراض کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب

وفاتِ مسیح کے لئے تیس آیات

پیش فرمائیں۔ تو وہ بہت خوش ہوئے ایک شخص سے ان کی وفات مسیح کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ اس نے پوچھا۔ کہ کیا قرآن کریم کی کسی آئت سے بھی وفات مسیح کا ثبوت ملتا ہے۔ وہ کہنے لگے کسی ایک آئت سے کیا تیس آیات سے یہ ثابت ہے اس نے کہا اچھا کوئی ایک پیش کریں۔ انہوں نے ایک آئت پیش کی۔ اس نے اس پر کوئی اعتراض کیا۔ تو کہنے لگے اچھا اسے چھوڑ دو اور لو اور دوسری آئت پیش کر دی۔ اس نے اس پر بھی ایک اعتراض کر دیا تو کہنے لگے اچھا لو اور آئت سن لو۔ اسی طرح سب کی سب آیات ختم ہوگئیں۔ اور وہ سونہہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ تو جب انسان خود یقین سے بات پیش نہ کرے۔ دوسرے پر اس کا اثر نہیں ہوتا۔

یقین سے ہی سب کامیابی ہوتی ہے

دیکھو یقین تو کتے اور بلی کا بھی کام آ جاتا ہے۔ کتا۔ بلی۔ اور شیر وغیرہ وحشی جانور لڑتے بہت کم ہیں۔ صرف غوں غوں کر کے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ اور پھر ایک ڈر کر چلا جاتا ہے۔ وہ غوں غوں سے ایک دوسرے کے یقین کا پتہ لگا لیتے ہیں۔ اور جو دوسرے کی غوں غوں کو زیادہ یقینی دیکھتا ہے۔ وہ بھاگ جاتا ہے۔ تو طاقت ہمیشہ

دل کے ایمان اور یقین

سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے دلوں میں ایمان اور یقین پیدا کریں۔ وہ پہلے یہ فیصلہ کر لیں کہ قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے۔ وہ صحیح ہے یا نہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے سچ بولو۔ وہ یہ فیصلہ کر لیں کہ قرآن کریم نے یہ حکم دیا ہے۔ یا نہیں۔ اور آیا وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔ پھر اگر ٹھیک ہے تو اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائیں۔ اور اپنی اولادوں کے اندر بھی اسے قائم کریں۔ اسی طرح دیانت کا حکم ہے۔ وہ دیکھ لیں۔ کہ قرآن کریم کا یہ حکم ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو پھر خود بھی اس پر عمل کریں۔ اور اپنی اولادوں کے اندر بھی اسے پیدا کریں۔ اور اگر وہ

اپنی اولادوں کی اصلاح

کی طرف ہی توجہ کریں۔ تو یہ چیزیں اگر ان کے اپنے اندر نہ بھی پیدا ہو سکیں۔ تو بھی وہ اپنی اولادوں میں تو ضرور پیدا کر سکتے ہیں۔ اگر ان سے خود بوجہ اس کے کہ وہ غیر احمدیوں میں سے آئے ہیں کمزوری بھی ہے تو بھی وہ اپنے بچوں کو یہ باتیں ضرور سکھا سکتے ہیں اور اگر وہ ایسا کر دیں۔ تو ہماری آئندہ نسل ضرور دنیا پر غالب آ جائے گی اور سب کے دلوں کو موہ لے گی۔

یہ مضمون پہلے بھی میں نے ایک خطبہ میں شروع کیا تھا۔ اور آج بھی اسے بیان کرنے کا ارادہ تھا۔ مگر معلوم نہیں۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ صبح سے مجھے

دورانِ سر کی تکلیف

ہے۔ جو پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوا کرتی تھی۔ مجھے بھی صبح سے سر میں چکروں کی تکلیف ہے۔ اور زیادہ کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے لمبا خطبہ نہیں بیان کر سکتا۔ صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ جب تک ہماری جماعت اس بات کے لئے کھڑی نہ ہو۔ کہ

اسلام کی اصولی اور ابتدائی باتیں

جن میں سے دو میں نے آج بھی بیان کی ہیں۔ اپنی اولادوں کے دلوں میں داخل کر دے۔ اس وقت تک کبھی بھی احمدیت دنیا میں عملی طور پر قائم نہیں ہو سکے گی۔ اور جب یہ باتیں پیدا ہو جائیں۔ تو عملی مخالفت بھی خود بخود گر جائے گی۔ دیکھو ایک جانور کے محض یقین کے ساتھ غرانے سے اس کے مقابل کے جانور بھاگ جاتے ہیں۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ تمہارے دلوں کا یقین تمہارے مخالفوں کے دلوں پر اثر نہ کرے۔ جب تم اس یقین اور ایمان کو لے کر کھڑے ہو گے کہ اسلام کی تعلیم صحیح ہے۔ اور تم نے اسے دنیا میں قائم کر کے رہنا ہے۔ تو تمہارے مخالف یقیناً دم دبا کر بھاگ جائیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ اچھا پھر تم اس تعلیم کو قائم کر لو۔ اور جس دن تمہارے اپنے دلوں میں یقین پیدا ہو جائے گا۔ دوسروں کے دلوں میں خود بخود تمہارے لئے قبولیت کا مادہ پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ مخالفت چھوڑ

عزیز مرزا سعید احمد صاحب مرحوم کی یادیں

جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے آئی سی ایس حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم مغفور کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے متعلق ۲۰ فروری ۱۸۹۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواب میں دیکھا۔ کہ "ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے۔ اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا۔ اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔"

اس رؤیا کے تقریباً ساڑھے چھ برس بعد یہ رؤیا اپنے ظاہری الفاظ میں اس وقت پورا ہوا۔ جب جناب مرزا عزیز احمد صاحب اپنے دادا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوگئے۔

مارچ ۱۹۱۴ء میں مرزا عزیز احمد صاحب کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا۔ وہ بچہ اپنے باپ کی طرح ایک امتیازی حیثیت رکھتا تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ اور پاک نسل کا ایک فرد تھا۔ اور آپ کا سب سے پہلا پڑپوتا۔ افراد جماعت کی نظر میں وہ اسی قدر عزیز اور پیارا تھا۔ جتنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتہ روحانی اور رابطہ عشق و محبت رکھنے والوں کی نظر میں ہو سکتا ہے۔ اس کا نام سعید احمد رکھا گیا۔ وہ بڑا ہوا تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ابتدائی تعلیم پائی قصور سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کر کے ۱۹۳۴ء میں حصول تعلیم کیلئے لندن آیا۔ پہلے لندن یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری لی۔ پھر آئی۔ سی۔ ایس کا امتحان دیا۔ مگر انتخاب میں نہ آسکا۔ اس کے بعد بار ایٹ لا کی تیاری کر رہا تھا۔ کہ اکتوبر میں بیمار ہوگیا۔ پہلے تو معمولی مرض خیال کیا گیا۔ اور ڈاکٹر بھی عدم تشخیص کی وجہ سے دوسرے مرض کا علاج کرتا رہا۔ آخر ۲۵ نومبر ۱۹۳۷ء کو ایک سپیشلسٹ سے ایکس ریز کے ذریعہ معائنہ کرایا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ سِل کا مرض ہے۔ اور انتہائی سٹیج پر پہونچا ہوا ہے۔ دونو پھیپھڑے تقریباً خراب ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر نے بیماری کو لاعلاج قرار دیا۔ مرزا سعید احمد صاحب برامپٹن ہسپتال میں جو امراض سینہ کے بیماروں کیلئے مخصوص ہے۔ داخل کروائے گئے اور باقاعدہ علاج شروع کیا گیا۔ مکرمی درد صاحب انچارج ہسپتال سے روزانہ حالت دریافت فرماتے اور ڈاکٹروں سے وقتاً فوقتاً مشورہ کے بعد قادیان اطلاع دیتے۔ ہومیوپیتھک کا بھی ساتھ ساتھ علاج کرایا گیا۔ لیکن ع

مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی

جناب مرزا عزیز احمد صاحب کے لندن تشریف لانے کے متعلق بذریعہ تار و خطوط قادیان سے گفت و شنید ہو رہی تھی۔ خیال تھا۔ کہ اگر ممکن ہو تو سعید احمد کو ہندوستان لے جایا جائے۔ اور وہاں علاج ہو۔ اس کی خبر ایک روز مرحوم کو بھی ہوگئی تو فرمایا کہ میری طرف سے تار دیا جائے کہ ابا جان ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ مرزا عزیز احمد صاحب بذریعہ ہوائی جہاز ۱۰ جنوری کی شام کو لندن پہونچ گئے۔ اور ہسپتال جا کر مرحوم سے ملے۔ اور باتیں کیں۔ ان کی آمد سے پہلے چار پانچ روز بظاہر افاقہ معلوم دیتا تھا۔ جب دوست انہیں ملنے جاتے تو ان سے ہنسکر باتیں کرتے اور چہرہ پر بھی شگفتگی اور بشاشت زیادہ تھی۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سے ایک دن کہنے لگے۔ آپ کے یہاں ہونے سے بہت آرام ہے جب آپ آکسفورڈ چلے جائیں گے۔ تو دل نہیں لگیگا۔ اور تکلیف ہوگی۔ میاں صاحب موصوف نے جواب دیا۔ کہ بھائی جان (مرزا عزیز احمد صاحب) جو آجائیں گے۔ کہنے لگے ہاں صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب باوجود خود بیمار ہونے کے مرحوم کی عیادت کے لئے باقاعدہ تشریف لے جاتے رہے مرزا عزیز احمد صاحب کی آمد کے دوسرے روز مرحوم کی تکلیف بڑھ گئی۔ گویا وہ اپنے والد صاحب کی دید کے ہی منتظر تھے ۱۲ جنوری بروز بدھ صبح کے گیارہ بجے کے قریب ہسپتال سے فون آیا۔ کہ مرحوم کی حالت تشویشناک ہے۔ چنانچہ مرحوم کے والد صاحب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مکرمی مولانا درد صاحب اور حضرت مولانا شیر علی صاحب اور خاکسار فوراً ہسپتال میں پہونچ گئے۔ دیکھا تو ضعف بہت ہو چکا تھا۔ اور کثرت سے پسینہ آتا تھا کھانس بھی نہیں سکتے تھے۔

مرزا عزیز احمد صاحب اپنے نوجوان بیٹے کے سرہانے کی جانب کرسی پر بیٹھے تھے۔ نظر نیچے تھی۔ مرحوم تھوڑی تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھولتے اور ان کی طرف دیکھتے۔ پھر آنکھیں بند کر لیتے کئی دفعہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ باپ اور بیٹے میں جو قدرتی محبت ہوتی ہے۔ اس وقت اپنے جوش پر تھی۔ زبانیں اگرچہ بند تھیں۔ لیکن آنکھیں اس قدرتی محبت کی غمازی کر رہی تھیں۔ وہ ایک عجیب دردناک منظر تھا جب کہ ایک نہایت عزیز و محبوب جوان بیٹا جو چند گھنٹوں کے بعد اپنے پیارے باپ سے ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے رخصت ہو جانیوالا تھا۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد اپنے پیارے باپ کو آنکھیں کھول کر دیکھتا اور پھر بند کر لیتا۔ ایسے وقت میں ایک سعید نوجوان بیٹے کے دماغ میں جو خیالات اپنے پیارے باپ کے متعلق آسکتے ہیں۔ وہ مرحوم کے قلب و دماغ میں موجزن تھے۔ لیکن سعید جو خود نہایت حساس تھا اور دوسروں کے احساسات کا حد درجہ خیال رکھنے والا تھا۔ اس کی ہمیشہ یہی کوشش رہی۔ کہ اس سے کوئی ایسی بات صادر نہ ہو جس سے دوسرے کو تکلیف پہونچے۔ اس نے اپنے تمام خیالات و افکار کو پوری قوت کیساتھ ظاہر ہونے سے روکا۔ اور کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہ ہونے دیا۔ اپنے والد صاحب سے علیحدگی میں اگر کہا بھی تو یہ۔ کہ آپ فکر نہ کریں۔ میں بیماری کا پوری قوت سے مقابلہ کر رہا ہوں۔ چار بجے کے قریب صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب نے آم چیر کر دو تین چمچے کھلائے اسکے بعد مرحوم نے ہم سے کہا کہ آپ اب جائیں مجھے نیند آئی ہے ہم کمرہ سے باہر آگئے۔ ساڑھے چار اور پانچ بجے کے درمیان ڈاکٹر آیا۔ اس نے دیکھ کر کہا کہ آج رات یہ وفات پا جائیں گے اور انجکشن کر دیا۔ تا تکلیف محسوس نہ کریں۔ اسکے بعد مرحوم کلام نہ کر سکے ہم سب اس رات ہسپتال میں ٹھہرے۔ آخر جمعرات کی صبح کو ۹ بجکر دس منٹ پر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ کا ارادہ پورا ہوا۔ اور پیارا سعید ہمیشہ کیلئے ہم سے جدا ہوگیا۔ وفات کے بعد اس کا چہرہ ویسا ہی شگفتہ معلوم دیتا تھا جیسا کہ زندگی کی حالت میں تھا مگر اب سعید گہری نیند سویا ہوا تھا۔ ایسی نیند کہ جس سے اس دنیا کی کوئی ہستی اسے بیدار نہ کر سکتی تھی۔ حضرت صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب مرحوم کی طرح پیارے سعید کا بھی آخری قول یہی تھا جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شعر میں ذکر فرمایا ہے کہ۔ ؎

کہا کہ آئی ہے نیند مجھ کو یہی تھا آخر کا قول لیکن
کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے بھی ہم پھر جگا جگا کر

اے ہمارے پیارے خدا۔ ہم تیری قضا پر راضی ہیں ہماری عاجزانہ دعائیں سن اور ہم سے جدا ہونیوالے سعید پر اپنے لاانتہا فضلوں کی بارش برسا۔ اور جنت الفردوس میں مقام عطا فرما۔ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ واکرم نزلہ وادخلہ الجنۃ انکے تمام لواحقین کو صبر کی نعمت عطا فرما

تو نے اپنے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ وہ دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیلے گی۔ ہم ان ملکوں کا شمار بھی نہیں کر سکتے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ کے افراد تیرے نور کی اشاعت کے لیے پہنچیں گے۔ لیکن ہمارا سعید مرحوم جو تحصیل علم کی خاطر لنڈن آیا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل کا پہلا فرد ہے۔ جس نے ایک غیر ملک میں وفات پائی۔ اے خدا اس کی وفات کا صدمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر عاشق صادق کو ہوا ہے۔ اور سب احمدی محض للہ اس غم میں شریک ہیں۔ اور وہ اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع میں اس صدمہ کی تکلیف کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے ہوئے تیرے حضور دعائیں کرتے ہیں۔ سو تو ان کی دعاؤں کو قبول فرما۔ نیز ان کے والد صاحب نے اس صدمہ پر صبر کا جو نمونہ دکھایا۔ وہ تجھ سے مخفی نہیں۔ پس تو ان کے اس صبر کے معاوضہ میں ان برکات کا نزول فرما جو ایسے لوگوں کو دینے کا تو نے وعدہ کیا ہے۔ پھر اس ملک کے لئے بھی جس میں مرحوم نے وفات پائی۔ ان کی دعا اور صبر کرنے والوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں اپنی رحمت کے دروازے کھول دے تا یہ لوگ بھی تیرے اس نور سے مستفید ہوں۔ جس کی اشاعت کے لئے تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آمین ثم آمین

مرزا سعید احمد صاحب مرحوم نہایت خوش خلق اور حد درجہ سنجیدہ اور متین تھے۔ ہر ایک وہ شخص جس سے آپ کا تعارف ہوا۔ آپ کے حسن اخلاق کا مداح تھا۔ چنانچہ آپ کی بیماری کے ایام میں احمدیوں کے علاوہ غیر مسلم انگریز بھی آپ کی عیادت کے لئے آتے رہے جب سر ایڈورڈ میکلیگن سابق گورنر پنجاب کو آپ کی بیماری کا علم ہوا۔ تو دوسرے روز ہی ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ انگریزی زبان میں سعید مرحوم کو خوب مہارت تھی۔ بہت سے انگریز دوستوں نے آپ کی انگریزی دانی کی تعریف کی۔ سلسلہ کے کاموں میں بھی آپ حصہ لیتے رہے۔ صاحبزادگان نے جو سہ ماہی رسالہ الاسلام جاری کیا تھا اس کے آپ مینیجر بھی رہے۔ اور جب دار التبلیغ میں لیکچر دینے کے لئے آپ سے کہا گیا۔ تو آپ نے خوب تیاری کر کے لیکچر دیا۔

آپ کی نماز جنازہ مسجد لنڈن کے احاطہ میں اتوار کو سوا تین بجے ادا کی گئی جس کی اطلاع دوستوں کو بذریعہ خطوط و تار کر دی گئی تھی۔ باوجودیکہ بارش ہو رہی تھی۔ لیکن پھر بھی ایک کثیر تعداد احمدیوں اور غیر مسلم انگریزوں کی جمع ہو گئی۔ نماز جنازہ مولانا عبد الرحیم صاحب درد امام مسجد لنڈن نے پڑھائی۔ یہ احمدیوں کی پہلی نماز جنازہ تھی جو نعش کی موجودگی میں یہاں ادا کی گئی۔ جو دوست مسلم اور غیر مسلم حاضر نہ ہو سکے۔ انہوں نے تعزیت کے پیغام بھیجے۔ مرحوم کی نعش تابوت میں بند کر کے بذریعہ جہاز ہندوستان روانہ کر دی گئی ہے۔ اس حادثہ پر یہاں کی جماعت مرحوم کی وفات پر اظہار افسوس کرتی ہوئی تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کا نعم البدل عطا فرمائے۔

خاکسار:۔ جلال الدین شمس

وصیت نمبر ۹۲۲۴:۔

منکہ محمد شریف ولد چوہدری سردار خان صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چھور چک ۱۷۲ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب کا ہوں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳۷-۶ مطابق یکم رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد چھبیس روپے ہے۔ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

(۲) میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ (چوہدری) محمد شریف احمدی ساکن چھور چک ۱۷۲ حال اکونٹنٹ محمود آباد فارم ڈاکخانہ مورو۔ ڈاکخانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ۔ گواہ شد:۔ (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان دارالامان ۱۱/۳۷-۶ گواہ شد:۔ نواب میاں عبد اللہ ... ساکن قادیان دارالامان

حب جواہرات عنبری

یہ اکسیری گولیاں سب لوگوں کے لئے نعمت عظمیٰ ہیں۔ مرد و عورت کے لئے ہر عمر میں ہر موسم میں اور ہر مزاج میں یہ اپنا اثر یکساں دکھاتی ہیں اور تمام اعضائے رئیسہ مثلاً دل و دماغ معدہ، جگر وغیرہ کو غیر معمولی طاقت دے کر سارے جسم کی رگ رگ میں سرور اور طاقت کی لہریں دوڑا دیتی ہیں۔ جن کی طبیعت ملول رہتی ہو تھکن محسوس ہوتی ہے۔ وہ انہیں استعمال کریں۔ اور زندگی کا صحیح لطف اٹھائیں۔ یہ گولیاں ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بینائی۔ سرعت انزال رقت منی۔ جریان کثرت احتلام و دیگر بہت سی امراض کو دور کر کے غذا کو جزو بدن بناتی ہیں۔ اور آدمی کو صحیح معنوں میں تندرست اور توانا بنا دیتی ہیں۔ مکمل بکس ۔۔ گولی پانچ روپیہ۔

ملنے کا پتہ:۔ **ویدک یونانی دواخانہ لال کوآں دہلی**

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کے ماہواری بے قاعدہ ہیں رک رک کر یا بار بار ماہواری درد سے آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت کا اخراج ہوتا ہے کمر درد، سر درد کرتا رہتا ہے۔ قبض رہتی ہے کام کاج کرتے وقت سانس پھول جاتا ہے دل دھڑکنے لگتا ہے چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا طبیعت سست رہتی ہے تو اب میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں جو ماہواری خرابیوں کی حیرت انگیز اثر کرنے والی مفید دوا ہے۔ قیمت مکمل خوراک مع محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

قادیان میں ملنے کا پتہ:۔ **مولوی محمد یامین تاجر کتب**

میرا پتہ:۔ **انچارج نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور**

شادی ہو گئی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے
مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی مقوی اور نہایت ہی عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی۔ کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا و امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپے میں ایکماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

تریاق چشم ہو الشافی
رجسٹرڈ (نمبر ۱۵۱۵۱)
مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

سرکاری اعلیٰ افسران اور ماہرین امراض چشم کی شہادت سے بڑھ کر کسی کی شہادت ہو سکتی ہے۔

۱۔ ہندوستان کے بہت بڑے ماہر امراض چشم لفٹننٹ کرنل ایس۔ ایم اے فاروقی صاحب بہادر۔ ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس راولپنڈی کینٹ (چھاؤنی) تحریر فرماتے ہیں۔ (ترجمہ انگریزی سرٹیفکیٹ) میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات پنجاب کا تیار کردہ تریاق چشم میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا۔ اور اسے آنکھوں کے زخم۔ پانی بہنا اور ککروں کے لئے بہت مفید اور مؤثر پایا۔ اس کے اجزا امراض چشم کے لئے بہت مشہور ہیں۔ ان کے اجزاء کی مقدار ہر طرح صحیح اور درست نسبت سے ملائی گئی ہے۔ موجد تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور ستھرا ہے۔

۲۔ جناب خان بہادر میاں محمد شریف صاحب سول سرجن صاحب بہادر کیمل پور تحریر فرماتے ہیں۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جو مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں یعنی ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ اور میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سرٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ تریاق چشم کی قبولیت اس سے ظاہر ہے۔ کہ میں نے مدت ہوئی۔ کبھی کسی اخبار میں اشتہار نہیں دیا۔ اب دوستوں کی فرمائش پر یہ اشتہار دیا جاتا ہے۔ تاکہ عام لوگ لوگوں کو اس کا علم ہو جائے۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ کے علاوہ ۸ر محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا

المشتہر:۔ **مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات**

رجسٹرڈ امرت بوٹی

امرت بوٹی قوت مردانہ کی زبردست اکسیر ہے اس کے استعمال کرنے سے کمزور سے کمزور مرد اور بوڑھے تھوڑے ہی عرصہ میں کامل اور پوری صحت حاصل کر لیتے ہیں۔ نیز ایسے نادان نوجوان جنہوں نے خود دشمنی کاری سے اپنی صحت کو اپنے ہاتھوں سے برباد کر لیا ہو جریان۔ دھات۔ کثرت احتلام کی بیماری میں مبتلا ہو چکے ہوں ان کو امرت بوٹی جام حیات کا کام دیگی۔ ذیابیطس بار بار پیشاب آنے میں فائدہ مند دوا ہے۔ ۵۰ گولی عہ ۱۰۰ گولی معہ برقی مالش -/۱۲/۲

کیسٹور یم پلز

موتی۔ عنبر۔ کستوری۔ فولاد کولڈ کورائینہ۔ فاسفورس و دیگر چند اقسام جانوروں کے خاص اعضاء کے جوہر سے تیار کی جاتی ہے۔ جسم کو خوب قوت بخشتی ہے۔ مردانہ قوت اگر موٹاپن سے کمزور ہو چکی ہو۔ تو کیسٹوریم بہت جلد فائدہ کریگی۔ مقوی معدہ۔ مقوی دل جگر دماغ ہے۔ سر کے بالوں کو گرنے سے بچاتی اور سیاہ رکھتی ہے ۵۰ گولی -/۸/۲ ۱۰۰ گولی معہ کیسٹوریم طلاء -/۴/۴ علاوہ محصولڈاک

مینیجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ (پنجاب)

اکسیر سیلان الرحم لیکورائن

سیلان الرحم (لیکوریا) کے سبب مریضہ کا جسم لاغر کمزور ہو جاتا ہے چہرہ زرد اور بے رونق رہتا ہے۔ تھوڑا کام کرنے سے سانس پھول جاتا ہے پنڈلیوں اور کمر ہر وقت درد کرتی رہتی ہے۔ دائمی قبض کی وجہ سے قوت ہاضمہ خراب ہو جاتی ہے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد کا دورہ رہتا ہے لیکورائن غریب اور امیر بہنوں کی ایک سچی رفیق ہے۔ رحم کی تمام خرابیوں اور کمزوریوں کو دور کر کے گود کو ہری بھری کر دیتی ہے قیمت ۱۰ گولی عہ ۲ر شرط اگر فائدہ نہ ہو تو دوبارہ بلا قیمت روانہ ہوگی
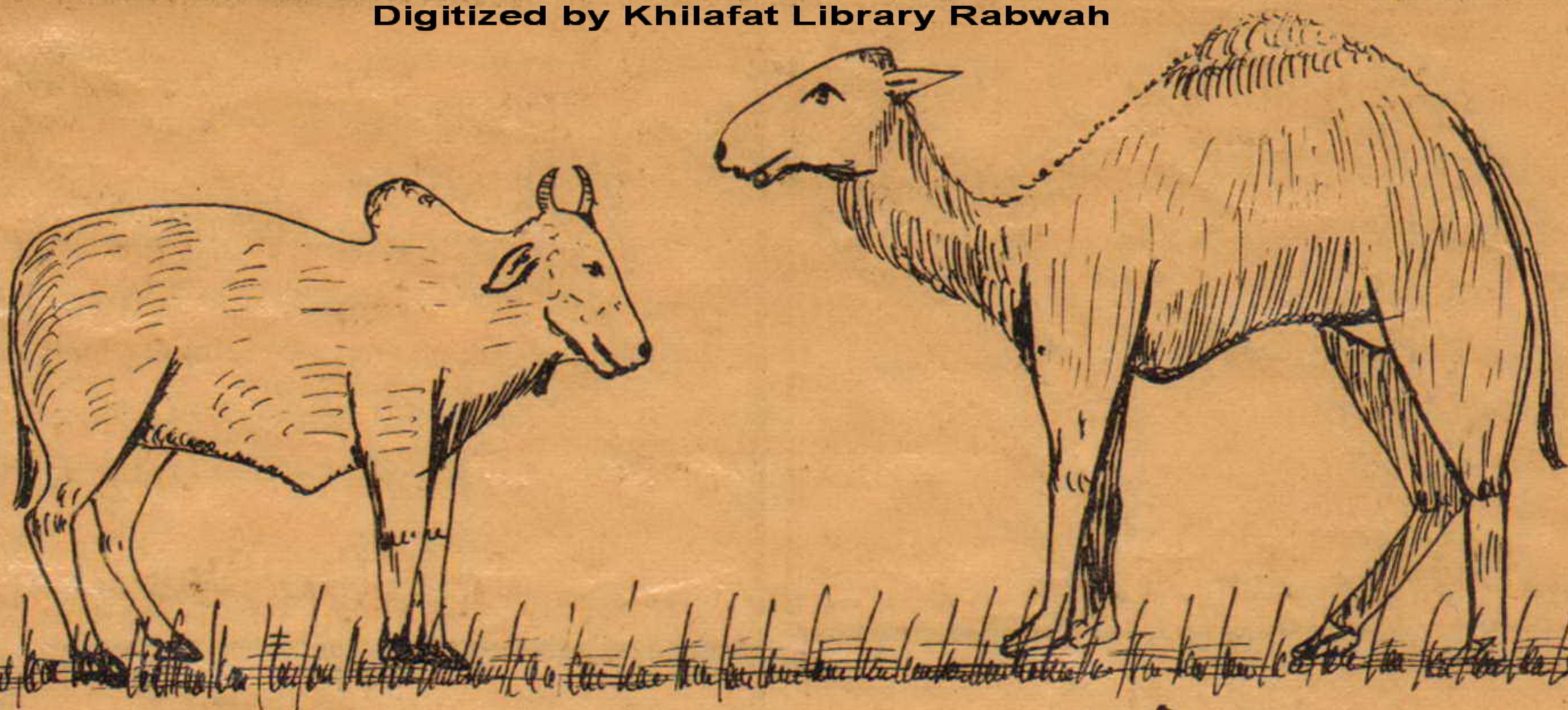
اشتہار ریاست جودھپور {مارواڑ}

میلہ مویشی بمقام ناگور ریاست ہذا موسومہ میلہ رام دیوجی

ماگھ سدی ۱۲ سمت ۹۴ مطابق ۱۱ر فروری ۱۹۳۸ء لغایت پھاگن بدی ۵ مطابق ۱۹ر فروری ۱۹۳۸ء

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ صوبہ جات دہلی پنجاب یوپی اور راجپوتانہ کے کاشتکاران کی سہولیت کی غرض سے ایک میلہ مویشی بمقام ناگور منعقد کیا گیا ہے۔ ناگور کا پرگنہ بیل کی نسل کے واسطے ہندوستان بھر میں مشہور ہے۔ اور کاشتکاروں کو اعلیٰ قسم کی نسل کا بیل و اونٹ اس میلہ میں بآسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

ناگور ریلوے اسٹیشن ہے۔ اور ریلوے کی طرف سے گاڑی میں بیل چڑھانے کا معقول انتظام کیا جاوے گا۔ پانی کا تالاب میدان میلہ کے قریب ہے۔ اور عمدہ قسم کا چارہ مقام میلہ پر دستیاب ہوگا۔ بیل پر محصول بجائے تین ۳ روپے کے دو ۲ روپے اور اونٹ پر بجائے چھ روپے کے تین روپے کر دیا گیا ہے۔

سوداگروں کے ٹھہرنے کیواسطے چھولداری کرایہ پر دی جائے گی۔ چوکی پہرہ و خزانہ کا انتظام سرکاری طور پر کیا جاوے گا۔ اعلےٰ قسم کے بیل بچھڑوں کے مالکان کو انعام دیا جاوے گا۔

سرکاری خزانہ سے سوداگروں کو روپیہ کے نوٹ اور نوٹ کے روپیہ بنا کسی کمیشن آسانی سے دیئے جاوینگے

Madh. Singh Home Minister Government of Jodhpur 7.12.37.

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پیرس ۲ر فروری۔ فرانس کے وزیر اعظم نے ایک نہایت اہم اعلان کیا ہے۔ جس کے دوران میں انہوں نے اس امر پر زور دیا۔ کہ ہسپانیہ میں بمباری کو ختم کرا دیا جائے انہوں نے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں اپنے وزیر خارجہ سے گفت و شنید کر رہے ہیں اور وہ دوسری حکومتوں سے گفتگو کریں گے آپ نے اس سلسلہ میں دوسرے ممالک کی حکومتوں اور باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بمباری کو ختم کرانے کے لئے فرانس کی مدد کریں۔

واردھا ۲ر فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کانگرس کی مجلس عاملہ میں مسٹر جناح کا خط پیش کریں گے۔ اور کانگرس کی مجلس عاملہ سے باقاعدہ طور پر مسٹر جناح سے گفتگو کرنے کا اختیار حاصل کریں گے۔ اس طرح وہ پیچیدگی جس کا غالباً مسٹر جناح نے اشارہ کیا ہے دور ہو جائے گی۔

دہلی ۲ر فروری۔ ریاست جے پور سے اطلاع ملی ہے کہ قصبہ کھنڈیلہ ضلع جے پور کی قدیم شاہی مسجد کو آس پاس کے ہندوؤں نے بتدریج مسمار کر کے برابر کر دیا ہے۔ اس واقعہ نے وہاں کے مسلمانوں میں اضطراب و بے چینی کی لہر دوڑا دی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض مسلمان استمداد کی خاطر دہلی بھی آئے ہوئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ قصبہ میں مسلمانوں کی آبادی بہت کم ہے۔ مسجد مذکور ہندوؤں کے محلہ میں واقعہ ہے وہ ایک عرصہ سے بتدریج گرا رہے تھے۔

ہانگ کانگ ۲ر فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جاپانیوں نے کل کینٹن اور ہانگ کانگ کے درمیان ریلوے لائن کے ساتھ خوفناک بمباری کی طیاروں کی تعداد ۱۴ تھی اور وہ سات گروہوں میں تقسیم تھے معلوم ہوا ہے کہ بمباری سے ٹیلیگراف کا سلسلہ تباہ ہو گیا اور کھمبے اکھڑ گئے۔ کل کینٹن کے بازاروں میں ایک گروہ چکر لگاتا دیکھا گیا۔ جس کے ساتھ روشنی بھی تھی۔ کینٹن کے میئر سے استفسار کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ شہریوں کو ہوائی خطرہ سے آگاہ کر رہے تھے جاپانی افواج ٹینٹ سین پکاؤ ریلوے اور شنگھائی ریلوے کے علاقوں میں بڑھ رہی ہیں۔ اور اس کوشش میں ہیں کہ ان ریلوں پر قبضہ کر لیں۔ اس سلسلہ میں جنرل چیانگ کائی شیک نے ان چینی فوجی افسروں سے ملاقات کی جن کے ہاتھ میں اس علاقہ کی فوجوں کی قیادت ہے۔ ان افسروں نے وعدہ کیا کہ وہ جاپانیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور وہ اپنے مورچوں کو نہ چھوڑیں گے

بارسیلونا ۲ر فروری۔ اطلاع مظہر ہے کہ بارسیلونا سے چالیس میل کے فاصلہ پر ایک مقام پر ہسپانیہ کی پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہوا۔ وزیر اعظم نے حکومت کے اس فیصلہ کو دہرایا کہ حکومت باغیوں کے ساتھ صلح کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جنگ اسی صورت میں ختم ہو سکتی ہے کہ باغیوں پر فتح حاصل کی جائے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت پر اظہار اعتماد کیا گیا۔

نئی دہلی ۲ر فروری۔ ۱۸۱۸ء اور ۱۸۲۱ء کے درمیان ریاست ہائے اودے پور اور جودھپور کے بعض دیہات برطانوی انتظام کے ماتحت لائے گئے تھے اس سلسلہ میں ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ چونکہ اب وہ اسباب موجود نہیں رہے جن کی وجہ سے ان پرگنوں کو برطانوی انتظام میں داخل کیا گیا تھا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے دیہات ریاستہائے اودے پور اور جودھپور کو واپس کر دیئے جائیں۔ اس علاقے میں قیام امن کے لئے جو فوج متعین کی گئی تھی۔ وہ بھی حکومت میواڑ کے سپرد کر دی جائے گی۔ اس طرح برطانوی ہند کے محصول دہندوں پر سے ۲ لاکھ روپیہ کا موقع مل جائے گا۔

بریلی ۲ر فروری۔ ضلع کے افسروں نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت حکم دیا ہے۔ کہ ۱۲ اور ۱۳ فروری کو بقرعید کے وقت کوئی شخص لاٹھی وغیرہ لے کر نہ نکلے۔ یہ اقدام حفظ ما تقدم کے طور پر کیا گیا ہے۔ یہ حکم صرف دو دن تک نافذ رہے گا۔ پولیس احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔

لاہور ۲ر فروری۔ مسٹر جسٹس جے لال آج سے ہائی کورٹ کے بنچ سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ جس میں وہ گزشتہ ۱۲ سال سے شامل تھے۔

نئی دہلی ۲ر فروری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جدید دستور اساسی کے ماتحت صدر کو اختیار دیا گیا ہے کہ ہر صوبہ میں صوبجاتی ڈسٹرکٹ اور ابتدائی لیگیں مرتب کرنے کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے ارکان پر مشتمل کمیٹیاں قائم کرے اس سلسلے میں ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسلم لیگ کونسل نے اپنے ایک تازہ فیصلہ میں ان کمیٹیوں کو مقرر کرنے کی تاریخ ۳۱ر مارچ تک بڑھا دی ہے۔ اس طرح جدید دستور کے مطابق لیگ کی کونسل کے منتخبین اور ارکان کے انتخابات کی تاریخیں بھی ۳۱ر مارچ تک بڑھا دی گئی ہیں۔

نئی دہلی ۲ر فروری۔ مرکزی اسمبلی میں مسٹر کیلاش بہاری لال نے ایک قرارداد پیش کی تھی۔ کہ دفاعی اخراجات کی پڑتال کے لئے اسمبلی کے غیر سرکاری منتخب ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر جنرل نے اس قرارداد کو بدیں وجہ مسترد کر دیا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے اسمبلی کے نامزد ارکان کمیٹی میں شامل ہونے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

نئی دہلی ۲ر فروری۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ اس سال گورنمنٹ آف انڈیا کے سکرٹریٹ میں اسسٹنٹوں اور کلرکوں کی بھرتی کے لئے امتحان مقابلہ منعقد نہیں کیا جائے گا۔

کلکتہ ۲ر فروری۔ "امرت بازار پتریکا" کو معلوم ہوا ہے کہ کل ہزاری باغ سنٹرل جیل کے سیاسی قیدیوں کے تیسرے گروہ نے بھی بھوک ہڑتال کر دی۔ ان کا یہ اقدام ان ۳ سیاسی قیدیوں سے ہمدردی کے طور پر عمل میں آیا ہے۔ جو دو ہفتہ سے بھوک ہڑتال کئے بیٹھے ہیں۔ روزنامہ مذکور کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہزاری باغ کے لوگوں نے وزیر اعظم بہار کی خدمت میں ایک درخواست ارسال کر کے التماس کی ہے کہ سیاسی قیدیوں کو فی الفور رہا کر دیا جائے۔ ان میں سے چند ایک کی حالت تشویشناک حد تک پہنچ چکی ہے۔

قاہرہ ۲ر فروری۔ ایک شاہی فرمان کے ذریعہ مصری پارلیمنٹ کو توڑ دیا گیا ہے۔ وفد پارٹی کے بہت سے ممبر مسٹر نحاس پاشا سابق وزیر اعظم مصر کی قیادت میں بہت سا سامان خورد و نوش لے کر پارلیمنٹ ہال میں داخل ہو گئے نحاس پاشا اور اس کے حمائتوں نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ ہال کے اندر رہ کر ہڑتال کریں گے اس کے بعد پولیس کے دستے پارلیمنٹ ہال کے سامنے دروازوں پر کھڑے ہو گئے۔ اور کسی شخص کو اندر جانے کی اجازت نہ دی گئی نئی پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس ۱۲ اپریل کو منعقد ہوگا۔ سارے مصر میں سنسنی پھیل گئی ہے

کراچی ۲ر فروری۔ وزیر اعظم سندھ نے ایک انٹرویو کے دوران میں اعلان کیا ہے کہ چونکہ پنجاب گورنمنٹ نے مسٹر ... داڑلیس کو واپس لینے سے انکار کر دیا ہے اس لئے اس کی رہائی کا سوال بھی ختم ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲ر فروری۔ ملک معظم نے آج بکنگھم محل میں لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کو شرف ملاقات بخشا۔ اور ہندوستان میں شاہی دربار منعقد کرنے کے سوال پر تبادلہ خیالات کیا۔ توقع کی جاتی ہے کہ وزیر ہند اس تبادلہ خیالات کے نتائج سے کل کیبنٹ کو آگاہ کریں گے۔ یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ بادشاہ کے ارادے کے متعلق چند روز تک کوئی اعلان ہو جائے گا۔

ناگپور ۲ر فروری معلوم ہوا ہے کہ صوبہ کے کسانوں نے مالیہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے اشتہار شائع کیا ہے کہ چونکہ اب کانگرس گورنمنٹ قائم ہو گئی ہے اس لئے مالیہ دینے کی ضرورت نہیں۔ گورنمنٹ نے تمام کانگرسیوں کو ہدایات دی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

میکینیکل ورکشاپس میں ٹریڈ اپرنٹسز کی بھرتی

(ا) ٹریڈ اپرنٹسز کی اسامیوں کے لئے امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو حسب ذیل مختلف ورکشاپوں میں کام کریں گے۔

لوکوشاپس مغلپورہ	سی اینڈ ڈبلیو شاپس مغلپورہ اور سکھر	الیکٹریکل شاپس اینڈ پاور ہاؤس مغلپورہ
۸۴	۹۷	۱۲

(ب) مذکورہ بالا ورکشاپوں میں اسامیوں کی جو تعداد مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے لئے مخصوص ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہے۔

قوم	لوکوشاپس	سی اینڈ ڈبلیو شاپس مغلپورہ اور سکھر	الیکٹریکل شاپس اینڈ پاور ہاؤس
مسلمان	۵۳	۶۲	۵
اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپین	۱	۰	۰
دیگر اقلیتیں مثلاً عیسائی پارسی اور سکھ	۱۱	۱۳	۲

بشرطیکہ سلیکشن بورڈ کے خیال میں وہ کم سے کم مطلوبہ اوصاف رکھتا ہو۔

(ج) منتخب کردہ امیدواروں کو سپرنٹنڈنٹ میکینیکل ورکشاپس مغلپورہ کے دفتر میں انٹرویو کے لئے دن کے دس بجے مندرجہ ذیل تاریخوں کو حاضر ہونا ہوگا

لوکوشاپس کے امیدوار .... ۱۶ مارچ ۱۹۳۸ء کو

الیکٹریکل ۔ سی اینڈ ڈبلیو اور سکھر شاپس کے امیدوار .... ۲۱ مارچ ۱۹۳۸ء کو

(د) داخلے کے لئے کم سے کم تعلیمی قابلیت اپر پرائمری ہے۔ درخواستوں کے ہمراہ اس سکول یا ادارہ کے ہیڈ ماسٹر کا اصل سرٹیفکیٹ بابت عمر اور تعلیمی قابلیت آنا چاہئے جس میں امیدوار تعلیم پاتا رہا ہو۔

(س) اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپین درخواست کنندگان کو اپنی درخواست میں واضح کر دینا چاہئے۔ کہ وہ قانونی لحاظ سے ہندوستان کے باشندے ہیں یا نہیں۔

(ص) امیدواروں کو واضح طور پر بیان کر دینا چاہئے۔ کہ آیا وہ لوکوشاپس میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ یا سی اینڈ ڈبلیو شاپس میں۔ یا سکھر شاپس میں یا الیکٹریکل شاپس میں۔

(ض) جن امیدواروں کی عمر یکم جولائی ۱۹۳۸ء کو پندرہ سال سے کم یا اٹھارہ سال سے زائد ہوگی۔ انہیں ملازمت کے قابل نہیں سمجھا جائیگا۔

(ط) کامیاب امیدواروں کو ان کے پانچسالہ عرصہ شاگردی کے دوران میں حسب ذیل شرح سے وظیفہ دیا جائے گا۔

عرصہ	آنے	پائی	
پہلا سال	۴	۶	فی یوم
دوسرا سال	۷	۰	"
تیسرا سال	۹	۶	"
چوتھا سال	۱۱	۶	"
پانچواں سال	۱۳	۶	"

(ع) منتخب شدہ امیدواروں کا تقرر سے پہلے کلاس سی ۱ کا طبی معائنہ ہوگا۔

(ف) سلیکشن بورڈ کے سامنے حاضر ہونے کے لئے تمام امیدواروں کو اپنے خرچ پر سفر کرنا ہوگا۔

(ک) درخواستیں سپرنٹنڈنٹ میکینیکل ورکشاپس نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ کے دفتر میں ۲۶ فروری [illegible]ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد کسی درخواست کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

(ل) جو امیدوار اپنے آپ کو بھرتی کرانے کے لئے کسی اور ذریعہ کو کام میں لائے گا۔ وہ اپنے آپ کو ملازمت سے محروم کرے گا۔

سپرنٹنڈنٹ میکینیکل ورکشاپس نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ۔